حضرت زید بن علی کی تحریک میں
امام ابو حنیفہؒ کے سیاسی کردار کا تحقیقی جائزہ

سید حیدر عباس واسطی*

حضرت زید بن علی بن حسینؒ نے ۱۲۲ھ ہجری میں اموی حکمران ہشام بن عبدالملک کی حکومت کے خلاف قیام کیا۔ مورخین نے اسے کربلا کے سانحہ کے بعد بنو ہاشم کی طرف سے ایک بڑی مسلح جدوجہد کا نام دے کر ہشام بن عبدالملک کی حکومت کے خلاف اُٹھنے والی تمام انقلابی تحریکوں میں سب سے زیادہ اہم قرار دیا ہے۔ اس تحریک کا ذکر تمام مورخین نے اپنی تواریخ میں کیا ہے۔اس تحریک کے حوالے سے حضرت زید بن علی کے معاصرین کا ذکر کیا جاتا ہے تو یہ بات عام طور پر کہی جاتی ہے کہ امام ابو حنیفہ نے بھی حضرت زید بن علی کی تحریک میں سیاسی کردار ادا کیا تھا اور اُنہوں نے حضرت زید بن علی کی حمایت کے ساتھ ساتھ اُن کی مالی مدد بھی کی تھی لیکن معروف محقق علامہ شبلی نعمانی نے اس بات کی تردید کرتے ہوئے اسے گمان سے تعبیر کیا ہے جس سے دو نظریے سامنے آتے ہیں۔

(الف) پہلا نظریہ: امام ابو حنیفہ نے حضرت زید بن علی کی تحریک کی سیاسی طور پر حمایت کی اور ان کی مالی مدد کی تھی۔

(ب) دوسرا نظریہ: امام ابو حنیفہ نے حضرت زید بن علی کی تحریک کی سیاسی طور پر حمایت نہیں کی اور نہ اُن کی کوئی مالی مدد کی۔اس مقالے میں دونوں نظریوں کی تائید میں ملنے والی روایتوں کو نقل کرکے اس بات کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے کہ ان دونوں نظریوں میں سے کونسا نظریہ درست ہے۔سب سے پہلے تو پہلے نظریے کی تائید میں ملنے والی روایتیوں کو یہاں نقل کیا جاتا ہے۔اور پہلی روایت کے طور پر جصاس کی روایت نقل کی جاتی ہے جس میں جصاس نے بیان کیا ہے کہ

"فِي أَمْرِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ مَشْهُورَةٌ وَفِي حَمْلِهِ الْمَالَ إِلَيْهِ وَفُتْيَاهُ النَّاسَ سِرًّا فِي وُجُوبِ نُصْرَتِهِ وَالْقِتَالِ" (1)۔

زید بن علی کے حوالے سے یہ مشہور ہے کہ ابو حنیفہ انکے پاس پوشیدہ طور پر مالی مدد بھیجتے تھے اور ان کی نصرت کو واجب قرار دے کر ان کی نصرت کے لیے جنگ لڑنے کا فتوی دیتے تھے۔اس بات کا ذکر سیاغی نے بھی اپنی کتاب الروض النضیر میں کیا ہے۔ حضرت زید بن علی کی پوری تحریک کا مطالعہ کرنے سے ایسی کوئی بات سامنے نہیں آئی جس سے جصاس کے قول کی تصدیق ہوتی ہو کیونکہ مورخین میں سے کسی ایک نے بھی کسی شخص یا ایسی جماعت کا ذکر نہیں کیا جس نے امام ابو حنیفہ کے فتوی پر عمل کرتے ہوئے حضرت زید بن علی کے ساتھ جہاد میں حصہ لیا اس لیے یہ بات قابل قبول نہیں ہے۔

دوسری روایت محمد بن طلحہ الشافعی کی ہے جس میں اُنہوں نے بیان کیا ہے:

" اباحنيفة بايعه وكان قد افتى الناس بالخروج منه و كتب اليه ابوحنيفة امابعد فاني جهزت اليك اربعة الاف دراهم ولم يكن عهدى غيرها ولولا امانات للناس للحقت بك" (2)۔

ابو حنیفہ نے بیعت کی تھی اور لوگوں کو ان کے ساتھ خروج کرنے کا فتویٰ دیتے تھے اور ابو حنیفہ نے انہیں ایک خط میں لکھا تھا کہ میں آپکی طرف چار ہزار درہم روانہ کر رہا ہوں، اسکے علاوہ میرے پاس کچھ اور نہیں ہے۔ اگر لوگوں کی امانتیں میرے پاس نہ ہوتیں تو میں بھی آپ سے آکر مل جاتا۔ محمد بن طلحہ الشافعی کے اس قول سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ امام ابو حنیفہ نے حضرت زید بن علی کی بیعت کی اور اپنے پیروکاروں کو آپکے ساتھ حکومت کے خلاف جنگ لڑنے کا فتوی دیا اور آپ کی مالی مدد کی۔ لیکن یہ باتیں اشکال سے خالی نہیں ہیں کیونکہ ان باتوں کو طبری، ابن اثیر،

---

*۔ریسرچ اسکالر، جامعہ کراچی/ایم اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ ہائی کورٹ

ابن خلدون، ابن کثیر، یعقوبی، مسعودی، طقطقی، ابن عساکر یا السیوطی میں سے کسی ایک نے بھی اپنے ہاں نقل نہیں کیا۔ اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو اسے تمام مورخین نمایاں طور پر نقل کرتے کہ امام ابو حنیفہ نے حکومت کے خلاف حضرت زید بن علی کا ساتھ دیا تھا۔ اس لیے یہ روایت بھی قابل قبول نہیں ہے۔

تیسری روایت الموفق بن احمد بن محمد بن سعید المکی کی ہے جس میں اُنہوں نے بیان کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے حضرت زید بن علی کے قیام کے موقع پر ان کی حمایت میں فتوی دیا جس کی عبارت یہ تھی،

" خروجه يضاهي خروج رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم بدر " (3)

یعنی: " اس وقت حضرت زید بن علی کا حکومت کے خلاف خروج رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ بدر کے مشابہ ہے۔"

اس روایت پر بھی تحفظات پائے جاتے ہیں کیونکہ اس روایت کا تواریخ میں کوئی ذکر نہیں ملتا۔ الموفق نے ایک اور روایت میں بیان کیا کہ امام ابو حنیفہ نے کہا

" انه امام بحق و اعينه بمالي فبعث اليه بعشرة آلاف درهم " (4)

یعنی: " وہ امام بر حق ہیں، میں انکی مالی مدد کروں گا۔ چنانچہ امام ابو حنیفہ نے حضرت زید کو دس ہزار درہم بھیجے۔"

جب کہ زیدیہ فرقہ کی کتب میں رقم کی تعداد تین ہزار درہم بیان ہوئی ہے (5)۔

الموفق کی روایتوں کو محمد بن محمد بن شہاب المعروف ابن البزاز الکردری نے بھی اپنے ہاں نقل کیا ہے ان روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک حضرت زید بن علی حق پر تھے اسی لیے اُنہوں نے ان کے قیام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وَآلِہٖ وسلم کی جنگ بدر سے تشبیہ دیتے ہوئے اس قیام کی اہمیت کو اُجاگر کیا اور اسے واجب قرار دیتے ہوئے لوگوں کو آپ کی نصرت کرنے کا فتوی دیا اور حضرت زید بن علی کی دس ہزار درہم کی مالی مدد کی۔

الموفق کی ان باتوں کا ذکر کتب تواریخ میں نہیں ملتا جس سے یہ سمجھ لیا جائے کہ الموفق کی یہ روایت درست ہے کیونکہ الموفق نے اس روایت کے ساتھ کسی ایسے طبقے کی نشاندہی نہیں کی جس نے امام ابو حنیفہ کے اس فتوی پر عمل کیا ہو یا کسی جماعت نے یہ دعوی کیا ہو کہ اُس نے امام ابو حنیفہ کے فتوی پر عمل کرتے ہوئے حضرت زید بن علی کے ہمرکاب ہو کر جہاد میں حصہ لیا۔ اس لیے اس روایت کو بھی کسی ٹھوس دلیل اور شہادت کے بغیر قبول نہیں کیا جاسکتا اور یہ تحقیقی نقطہ نظر سے درست معلوم نہیں ہوتی ہے۔

اسی طرح پانچویں روایت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی مشہور کتاب تحفہ اثناء عشریہ میں ملتی ہے جسے اُنہوں نے بیان کرتے ہوئے کہا؛

"امام اعظم ابوحنیفه کوفی نیز به صحت امامت حضرت زید بن علی قائل بود وَ اُو را در ایں امر تصویب می‌نمود" (6)

یعنی: " امام اعظم ابو حنیفہ کوفی حضرت زید بن علی کی امامت کے قائل تھے، ان کے خروج کو درست جانتے تھے اور لوگوں کو ان کا ساتھ دینے کی ترغیب دیتے تھے۔"

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے اس قول سے پتہ چلتا ہے کہ امام ابو حنیفہ حضرت زید بن علی کو امام تسلیم کرتے تھے اور اُن کے قیام کو صحیح سمجھتے تھے۔ اسی لیے اُنہوں نے اپنے پیروکاروں کو حضرت زید بن علی کے ساتھ جہاد میں شامل ہونے کا فتویٰ دیا۔ اس بات پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ روایت محمد طلحہ شافعی کی مذکورہ روایت سے ملتی جلتی ہے اور ان روایتوں کا مفہوم ایک جیسا ہے۔ یہ دونوں روایتیں تاریخی اعتبار سے ٹھوس معلوم نہیں ہوتیں کیونکہ کسی مورخ نے ان باتوں کی طرف اشارہ نہیں کیا جس کی بنیاد پر ان روایتوں کو تسلیم کیا جائے۔

چھٹی اور آخری روایت ابوالفرج اصفہانی کی ہے جس میں اُنہوں نے حضرت زید کے قاصد فضل بن زبیر کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے کہا

"قل لزيد لك عندي معونة وقوة على جهاد عدوك فاستعن بها أنت وأصحابك في الكراع" (7)۔

یعنی: ''زید سے کہنا میں انکی مالی مدد کروں گا جس سے وہ جہاد کرنے کے لیے قوی ہوں گے اور اس سے وہ اپنے اصحاب کے لیے سواریوں کا انتظام کریں۔''

ابوالفرج اصفہانی کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے حضرت زید بن علی کی مالی مدد کی تھی لیکن کسی تاریخ میں کوئی ایسی بات نہیں ملتی۔ اصفہانی زیدیہ فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں، اس فرقے کا میلان امام ابو حنیفہ کی طرف پایا جاتا ہے جو فقہی اعتبار سے امام ابو حنیفہ کی فقہ پر عمل کرتا ہے۔اس لیے یہ امکان پایا جاتا ہے کہ یہ روایت اصفہانی نے امام ابو حنیفہ سے عقیدت کی بناء پر نقل کی ورنہ کتب تواریخ میں اس روایت سے متعلق کوئی واقعہ نقل نہیں ہوا لہٰذا یہ بات قابل قبول نہیں ہو سکتی۔

پہلے نظریے کی تائید میں ملنے والی روایتوں کو اوپر نقل کیا گیا ہے جن کی بنیاد پر یہ بات کہی جاتی ہے کہ امام ابو حنیفہ نے حضرت زید بن علی کی حمایت کی اور اُنھوں نے حضرت زید بن علی کی جنگ کو جنگ بدر سے مشابہ قرار دیا تھا۔ان روایتوں سے کوئی نتیجہ اخذ کرنے سے قبل وہ روایتیں بھی نقل کی جاتی ہیں، جو اس نظریے کی مخالفت میں بیان کی جاتی ہیں، جن کی بنیاد پر دوسرا نظریہ فروغ پایا تاکہ تحقیق سے یہ جانا جاسکے کہ آیا حمایت کرنے اور مالی مدد کرنے والی بات درست ہے یا حقیقت کچھ اور ہے۔اس بارے میں پہلی روایت الموفق کی کتاب مناقب امام اعظم سے نقل کی جاتی ہے جسے ان سے تمام سیرت نگاروں نے نقل کیا۔اس روایت میں الموفق نے بیان کیا:

'' انبا عبداللہ ابن مالك بن سلیمان سمعت ابی یقول كان زید بن علی ارسل الی ابی حنیفة یدعوہ الی نفسه فقال ابوحنیفة لرسوله۔ لوعلمت ان الناس لایخذلونه ویقومون معه قیام صدق لكنت اتبعه واجاهد معه من خالفه لانه امام حق ولكنی اخاف ان یخذلوه كما خذلوا اباہ۔'' (8)

یعنی: '' عبداللہ بن مالک بن سلیمان کا بیان ہے کہ اُس نے اپنے باپ سے سنا کہ زید بن علی نے ابو حنیفہ کے پاس اپنا ایک نمائندہ بھیجا اور اپنی بیعت کرنے کی دعوت دی، جس پر امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ ! اگر میں یہ جانتا کہ لوگ وقت پر زید بن علی کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے اور واقعی نیک نیتی اور سچائی کے ساتھ ان کی رفاقت میں کھڑے ہونگے تو میں بھی انکی ضرور پیروی کرتا اور ان کے مخالفوں سے جہاد کرتا۔ کیونکہ وہ امام حق ہیں۔ لیکن مجھے خوف ہے کہ وہ لوگ انہیں دھوکہ دینگے جیسے انہوں نے انکے دادا کو دھوکہ دیا تھا۔''

الموفق کی اس روایت سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ امام ابو حنیفہ نے اہل کوفہ کے غدر کا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے حضرت زید بن علی کے ساتھ جہاد میں شریک ہونے سے معذرت کی اور جہاد میں شریک نہیں ہوئے۔الموفق نے اپنی دوسری روایت میں نقل کیا ہے کہ

"قال لرسوله ابسط عذری عندہ وفی غیرھذہ الروایة اعتذر بمرض یعتریه فی الایام حتی تخلف عنه۔" (9)

یعنی: ''قاصد سے کہا: ان سے میری طرف سے معذرت کرنا اور ایک دوسری روایت میں ملتا ہے کہ اُنھوں نے کسی ایسی بیماری کا ذکر کیا، جسکے اُنہیں اکثر دورے پڑتے تھے۔''

الموفق کی اس روایت سے صاف پتہ چلتا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے اپنی کسی بیماری کے عذر کے سبب حضرت زید بن علی کے ساتھ جہاد میں شرکت نہیں کی۔اس کے علاوہ تیسری روایت بھی الموفق کی ہی ہے جس میں لوگوں کے سوال کرنے پر امام ابو حنیفہ کا جواب نقل کیا گیا ہے جسے الموفق نے اس طرح نقل کیا ہے۔

سئل عن الجهاد معه فقال خروجه یضاھی خروج رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یوم بدر فقبل له فلم تخلف عنه قال لاجل ودائع كانت عندی للناس عرضتها علی ابن ابی لیلیٰ فما قبلها فخفت ان اقتل مجهلا للودائع (10)

یعنی: '' لوگوں نے پوچھا: اس جہاد میں جسے آپ نے جنگ بدر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خروج سے مشابہ قرار دیا تھا تو پھر آپ نے اس جہاد میں شرکت کیوں نہیں کی تو انہوں نے جواب دیا: میں نے ابن ابی لیلیٰ کو لوگوں کی امانتیں سپرد کرنا چاہا لیکن اُنھوں نے منع کر دیا۔ پس مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر لوگوں کی امانتیں ضائع ہو گئیں تو میں جہالت کی حالت میں قتل کر دیا جاؤں گا۔''

الموفق کی اس روایت سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ امام ابو حنیفہ نے حضرت زید بن علی کے ساتھ جہاد میں شرکت نہیں کی۔ الموفق نے پہلی روایت میں بیماری کا عذر اور دوسری روایت میں لوگوں کی امانتوں کا ذکر کیا ہے جس سے الموفق کی دونوں باتوں میں تضاد پایا جاتا ہے اور ان روایتوں پر اشکال پیدا ہوتا ہے۔
معروف محقق محمد ابوزہرہ مصری اپنی کتاب امام ابو حنیفہ میں بیان کرتے ہیں امام صاحب بنی اُمیہ کو کسی طرح بھی شرعی یا دینی لحاظ سے سلطنت کا حقدار یا اہل نہیں سمجھتے تھے، مگر نہ انہوں نے تلوار اٹھائی نہ عملی بغاوت کی (11)۔
دوسرے نظریے کی بنیاد اور پہلے نظریے کی مخالفت کی آخری روایت کے طور پر ہم اس روایت کو نقل کرتے ہیں جس میں علامہ شبلی کہتے ہیں شاہ عبد العزیز نے تحفہ اثناء عشریہ میں لکھا ہے کہ زید بن علی نے بنو اُمیہ کے عہد میں جو بغاوت کی تھی، امام صاحب بھی اس میں شریک تھے۔ نامہ دانش وراں کے مولفین نے بھی ایسا ہی گمان کیا ہے لیکن ہم اس پر یقین نہیں کر سکتے۔ جس قدر تاریخیں اور رجال کی کتب ہمارے سامنے ہیں، ان میں کہیں ان کا ذکر نہیں ملتا، اگر ایسا ہوتا تو ایک قابل ذکر واقعہ ہوتا (12)۔
دونوں نظریوں کی تائید میں بیان کی جانے والی روایتوں کو اوپر نقل کیا گیا۔ ابو الفرج اصفہانی امام ابو حنیفہ کی جانب سے حضرت زید بن علی - کی مالی مدد کے حوالے سے روایت نقل کرنے والے پہلے شخص ہیں۔ یہ بات اشکال سے خالی نہیں ہے کیونکہ امام ابو حنیفہ نے اہل کوفہ کے غدر کا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے حضرت زید بن علی ـ کے ساتھ جہاد میں شرکت سے معذرت کر لی تھی تو یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ حضرت زید بن علی کی مالی مدد کرتے ایسا کرنے کی صورت میں ہشام اور اس کے کارندوں کو اس بات کی اطلاع ہو جاتی تو وہ یقینا حضرت زید بن علی کی مدد کرنے کے جرم میں ان کی سرزش کرتا لیکن تاریخ میں ایسی کوئی بات نہیں ملتی جس سے پتہ چلتا ہو کہ ہشام یا اُس کے کارندوں نے امام ابو حنیفہ سے اس بارے میں کوئی بازپرس کی ہو۔
للذا یہ بات ثابت نہیں ہوتی۔ اس حوالے سے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت زید بن علی کی ذات سے بعید ہے کہ وہ امام ابو حنیفہ کی جانب سے جہاد میں عدم شرکت کی صورت میں کوئی مالی مدد قبول کرتے۔ حضرت زید بن علی نے اپنی تحریک کے دوران ہر قدم پر اپنے دادا حضرت امام حسینؑ کی پیروی کی اور ان کے رہنماء اصولوں کو اپنایا للذا ان کے پاس ایسے ہی حالات میں حضرت امام حسینؑ کی قائم کردہ ایک روشن مثال تھی کہ عبید اللہ بن الحر الجعفی نے حضرت امام حسینؑ کے ساتھ جہاد میں شرکت سے معذرت کرتے ہوئے انہیں مالی مدد کی پیشکش کی جسے حضرت امام حسینؑ نے یہ کہہ کر ٹھکرا دیا تھا کہ تم ہماری نصرت کرنے سے گریزاں ہو تو ہم تمہاری مالی مدد لے کر کیا کرینگے۔ اس بات کو طبری اور ابن اثیر کے علاوہ دینوری نے بھی اپنی تاریخ میں اس طرح نقل کیا ہے:
" فنظر الحسين الى فسطاط مضروب، فسأل عنه، فأخبر أنه لعبيد الله بن الحر الجعفي، وكان من أشراف أهل الكوفة، وفرسانهم۔ فأرسل الحسين اليه بعض مواليه يأمره بالمصير اليه، فأتاه الرسول، فقال: هذا الحسين بن علي يسألك أن تصير اليه۔ فقال عبيد الله: والله ما خرجت من الكوفة الا لكثرة من رأيته خرج لمحاربته وخذلان شيعته، فعلمت أنه مقتول ولا أقدر على نصره، فلست أحب أن يراني ولا أراه۔ فانتعل الحسين حتى مشى، ودخل عليه قبته، ودعاه الى نصرته۔ فقال عبيد الله: (والله اني لأعلم أن من شايعك كان السعيد في الآخرة، ولكن ما عسى أن أغني عنك، ولم أخلف لك بالكوفة ناصرا، فأنشدك الله أن تحملني على هذه الخطة، فان نفسي لم تسمح بعد بالموت، ولكن فرسي هذه الملحقة، والله ما طلبت عليها شيئا قط الا لحقته، ولا طلبني وأنا عليها أحد قط الا سبقته، فخذها، فهي لك)۔ قال الحسين: (أما اذا رغبت بنفسك عنا فلا حاجة لنا الى فرسك" (13)۔
یعنی: " حسین ابن علیؑ بنو مقاتل نامی مقام پر ٹھہرے تو آپ نے دیکھا کہ وہاں ایک بڑا سا خیمہ نصب ہے۔ آپ نے پوچھا یہ خیمہ کس کا ہے؟ آپ کو بتایا گیا کہ یہ خیمہ عبید اللہ بن الحر جعفی کا ہے، جو کوفہ کے اشراف اور رؤساء میں شمار ہوتا ہے۔ حسین ابن علیؑ نے اسے پیغام بھیجا " مجھ سے آکر ملو "

قاصد اس کے پاس پہنچا اور پیغام دیا " حسین ابن علیؑ یہاں خیمہ زن ہیں اور تم سے ملنا چاہتے ہیں " جس پر عبید اللہ بن حر جعفی نے جواب دیا، خدا کی قسم میں کوفہ سے یہ دیکھ کر نکل آیا ہوں کہ لوگ حضرت حسینؑ سے جنگ کے لیے روانہ ہو رہے تھے۔ میں نے وہاں یہ بھی جان لیا تھا کہ انکے طرفدار اُن سے منحرف ہو گئے ہیں، چنانچہ میں سمجھ چکا ہوں حسینؑ قتل کر دیے جائیں گے اور میں ان کی کوئی مدد نہ کر سکوں گا۔ ان حالات میں اس بات کا خواہشمند نہیں ہوں ان سے جا کر ملوں یا وہ مجھ سے آکر ملیں۔ حسین ابن علیؑ نے اُس کا یہ جواب سنا تو آپ نے نعلین پہنے اور خود چل کر اسکے خیمے میں گئے اور اُسے اپنی نصرت کرنے کی دعوت دی، جس پر عبید اللہ نے جواب دیا: خدا کی قسم میں جانتا ہوں جو بھی آپ کی نصرت کرے گا، وہ قیامت کے دن سعادت مند ہوگا، مگر میں جانتا ہوں کہ میں آپ کے کسی کام نہ آسکوں گا، میں نے کوفہ سے نکلتے وقت کسی بھی شخص کو نہیں دیکھا جو آپ کی نصرت کرنے والا ہو، لہذا میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے اس اقدام پر مجبور نہ کریں۔ میرا جی تا حال موت قبول کر لینے کی اجازت نہیں دیتا۔ " لیکن میرا یہ تیز رفتار گھوڑا حاضر ہے " خدا کی قسم اس پر سوار ہو کر میں نے جس کا تعاقب کیا، اسے پالیا، مگر جس کسی نے میرا تعاقب کیا، وہ مجھ تک نہ پہنچ پایا۔ یہ گھوڑا آپ لے لیں، یہ آپ کی ملکیت ہے۔ " حسین ابن علیؑ نے جواب میں کہا! جب تم ہماری نصرت کرنے سے گریزاں ہو تو ہم تمہارا گھوڑا لے کر کیا کریں گے۔"

حضرت زید بن علی کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے ان کی شخصیت میں ان کے دادا حضرت امام حسینؑ کی سیرت کی جھلک نظر آتی ہے۔ لہٰذا حضرت زید بن علیؑ کو اپنے قیام کے موقع پر افرادی قوت کی کمی کا سامنا تھا، اسی لیے حضرت زید بن علی نے امام ابو حنیفہ کو اپنی نصرت کی دعوت دی تھی ، جس کا ذکر الموفق کی روایتوں میں تفصیل سے ملتا ہے۔ الموفق نے یا کسی بھی سیرت نگار نے ایسی کوئی بات نقل نہیں کی جس سے پتہ چلتا ہو کہ حضرت زید بن علی نے امام ابو حنیفہ یا کسی دوسرے شخص سے کسی بھی موقع پر کوئی مالی مدد طلب کی۔ تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنے دادا حضرت امام حسینؑ کی قائم کردہ مثال اور رہنماء اصول کو پس پشت ڈال کر ان کی مالی مدد کو قبول کرتے۔ اس لیے اس بات کو قبول نہیں کیا جاسکتا کہ حضرت زید بن علی اپنے آخری ایام میں اپنے دادا حضرت امام حسینؑ کی سیرت کو فراموش کرتے ہوئے کسی نئی روش کو اختیار کرتے۔ لہٰذا یہ روایت وضع کردہ روایت معلوم ہوتی ہے اور اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو مورخین اسے بھی اپنے ہاں نمایاں طور پر نقل کرتے اور بیان کرتے کہ زید بن علی کو جس طرح اپنے قیام کے موقع پر افرادی قوت کا سامنا تھا اسی طرح اُنہیں مالی مدد بھی درکار تھی لیکن ایسی کوئی بات ہماری نظر سے نہیں گزری جس کی بنیاد پر یہ روایت قبول کی جاسکے۔ اس مالی مدد کی تعداد بھی غیر معین ہے اور اس پر بھی سیرت نگاروں میں اتفاق نہیں پایا جاتا، کسی نے اسے تین ہزار درہم، کسی نے چار ہزار درہم اور کسی نے دس ہزار درہم قرار دیا ہے۔ (14)

ابوالفرج اصفہانی کے بعد دوسرا نام ابو بکر الجصاص کا سامنے آتا ہے جو اصفہانی کے معاصرین میں سے ہیں اور فقہ حنفی سے تعلق رکھتے ہیں اُنہوں نے اس بات کو بڑھاوہ دیتے ہوئے امام ابو حنیفہ کی جانب سے فتوی دینے والی بات بیان کی لیکن فتوىٰ کی عبارت اپنے ہاں نقل نہیں کی۔ جس سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ فتوی والی بات غلط ہے اگر یہ بات درست ہوتی تو اصفہانی مالی مدد والی بات کی طرح فتوی والی بات کو بھی ضرور نقل کرتے جس طرح اصفہانی نے صریح طور پر ابراہیم بن عبداللہ کے بارے میں امام ابو حنیفہ کے فتوىٰ کا ذکر کرتے ہوئے اس طرح بیان کیا " ویفتی الناس بالخروج معه " (15) یعنی: "وہ لوگوں کو ان کے ساتھ خروج کرنے کا فتوی دیتے تھے۔"

ابوالفرج اصفہانی امام ابو حنیفہ کی طرف سے حضرت زید بن علیؑ کی مالی مدد کے حوالے سے روایت نقل کرنے والے پہلے شخص ہیں لیکن اُنہوں نے اس اہم بات کا ذکر نہیں کیا تو الجصاص جو اُن کے معاصرین میں سے ہیں اور اُن کے بعد فوت ہوئے اُنہوں نے یہ بات کس طرح اور کہاں سے نقل کی اس بارے میں انہوں نے کوئی حوالہ نہیں دیا۔ اس لیے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ یہ بات عقیدت کی بنا پر کہی گئی ہے اور اس کے اثبات میں کسی قسم کے شواہد نہیں ملتے۔ ان دونوں کے بعد الموفق کا نام آتا ہے جن کا تعلق بھی فقہ حنفی سے ہے اور وہ اس بات کی اشاعت میں پیش پیش ہیں اور ان سے ہی دیگر متاخرین اور سیرت نگاروں نے روایتیں نقل کی ہیں جب کہ سیرت نگار نہ تو جصاص کا حوالہ پیش کرتے ہیں اور نہ ہی اصفہانی کا

بلکہ الموفق جن کا تعلق چھٹی صدی ہجری سے ہے یا پھر انکے متاخرین میں سے البزاز الکردری الحنفی جن کا تعلق نویں صدی ہجری سے ہے، کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔

سیرت نگاروں نے حضرت زید بن علیؑ کی انقلابی تحریک کے حوالے سے امام ابو حنیفہ کی جانب سے فتویٰ اور مالی مدد والی باتیں بیان کرکے اس اہم انقلابی تحریک میں اُن کا سیاسی کردار پیش کرنے کی کوشش کی تاکہ یہ کہا جاسکے کہ امام ابو حنیفہ نے بھی ہشام بن عبدالملک کی حکومت کی مخالفت کی اور اسے ناپسند کیا۔ لیکن اُنکے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں کہ اگر امام ابو حنیفہ نے حضرت زید بن علی کے قیام اور ان کی جنگ کو جنگ بدر سے مشابہ قرار دیا تھا تو اس جنگ میں نہ تو وہ خود شریک ہوئے اور نہ ہی اس جہاد میں ان کی کوئی نمائندگی نظر آئی جس سے فتویٰ والی بات بھی مشکوک ہو جاتی ہے۔

الموفق چھٹی صدی ہجری سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی وفات ۵۶۸ھ میں ہوئی۔ اس لیے الموفق کی روایتیں بھی اشکال سے خالی نہیں ہیں کیونکہ کسی مورخ نے ان کی بیان کردہ باتوں کا کوئی ذکر نہیں کیا جس سے تھوڑا سا بھی گمان پیدا ہو کہ ان باتوں میں کوئی صداقت ہو سکتی ہے۔ تحقیق کے دوران یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ حضرت زید بن علیؑ کی تحریک میں امام ابو حنیفہ کی عدم شرکت ان کی سیرت پر کتب لکھنے والے سیرت نگاروں کے لیے ایک ایسا سوال بن گئی ہے جس کے جواب میں اُن کے پاس کوئی ٹھوس دلیل نہیں ہے جس سے ان کی جہاد میں عدم شرکت والی بات کا دفاع کر سکیں۔

اکثر سیرت نگاروں نے قیاس سے کام لیا ہے اس کا عملی مشاہدہ الموفق کی کتاب مناقب امام اعظم کا اردو ترجمہ مطبوعہ مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور نے ۱۹۹۹ء میں کیا جاسکتا ہے۔ جس میں مترجم مولانا محمد فیض احمد اویسی بہاولپوری نے اپنی طرف سے اضافہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی، جب لوگوں نے امام ابو حنیفہ سے اس جہاد میں عدم شرکت کے متعلق سوال کیا تو اُنہوں نے جواب دیتے ہوئے کہا "آج میں ہجرت کی رات والی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سنت کو ادا کر رہا ہوں"۔ اس کتاب کا اصل نسخہ ہمارے سامنے ہے اور اس میں ایسی کوئی بات مذکور نہیں کہ امام ابو حنیفہ نے کسی بھی موقع پر اپنی زبان سے یہ جملہ ادا کیا ہو۔

تحقیق سے یہ نتیجہ نکلتا ہے ان باتوں میں تھوڑی سی بھی صداقت ہوتی تو تمام مورخین ان باتوں کو ضرور نقل کرتے اور ان کے نتائج کے طور پر حضرت زید بن علیؑ کے قیام کا واقعہ ایک بہت بڑا واقعہ ہوتا اور امام ابو حنیفہ کے پیروکار اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے لیکن کسی تاریخ میں ایسی کوئی بات نظر سے نہیں گزری۔

ان تمام مطالب کی روشنی میں یہ بات کہنا مناسب ہوگی کہ امام ابو حنیفہ نے حضرت زید بن علیؑ کے قیام کے موقع پر ان کی حمایت نہیں کی اس لیے مالی مدد والی بات بھی درست نہیں اور علامہ شبلی نعمانی کا موقف درست دکھائی دیتا ہے اور یہی نہیں بلکہ محمد ابو زہرہ مصری نے اس معاملہ پر اپنی رائے کا اظہار اس طرح کیا کہ امام ابو حنیفہ عملی طور تلوار لے کر بنی اُمیہ اور بنی عباس کی حکومت کو ناپسندیدہ قرار دینے کے باوجود میدان میں جہاد کے لیے نہیں نکلے۔ اس لیے پہلے نظریے والی بات اشکال سے خالی نہیں اور دوسرے نظریے والی بات درست دکھائی دیتی ہے۔

*****

حوالہ جات

1۔الجصاص, أحمد بن علی الرازی الجصاص أبو بکر, أحکام القرآن, تحقیق: محمد الصادق قم حاوی, الناشر: داراحیاء التراث العربی, بیروت، ۱۴۰۵ھ، ج۱، ص۸۷؛الصنعائی، القاضی شرف الدین الحسین بن احمد السیاغی، الروض النضیر شرح مجموع الفقہ الکبیر، مطبعۃ السعادۃ تجوار محافظہ قاہرہ۔ ط۔ الاولی۔ ۱۳۴۵ھ، ج۱، ص۴۶؛ مودودی، سید ابوالاعلیٰ، خلافت وملوکیت، مطبوعہ ادارہ ترجمان القرآن، اچھرہ، لاہور۔ ۱۹۷۵ء ص،۲۶۷

2۔بلگرامی، اولاد حیدر فوق، آثار جعفریہ، مطبوعہ مکتبہ کاظمیہ، شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔ سنہ اشاعت ندارد، ص۲۳؛الشافعی، امام محمد ابن طلحۃ، عمدۃ المطالب، مطبوعہ قاہرہ، ص۱۸۹۔ سنہ اشاعت ندارد۔

3۔الموفق، احمد المکی، المناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ، دائرۃ المعارف، حیدرآباد دکن، ۱۳۲۱ھ، ج۱، ص۲۶۰؛الکردری، البزاز، محمد بن محمد بن شہاب، المناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ، دائرۃ المعارف، حیدرآباد، ۱۳۲۱ھ، ج۱، ص۲۵۵؛گیلانی، علامہ سید مناظر احسن، امام ابو حنیفہ کی سیاسی زندگی، مطبوعہ نفیس اکیڈمی، اردو بازار کراچی۔ طبع پنجم مئی ۱۹۸۳ء، ص۱۵۱؛ مودودی، سید ابوالاعلیٰ، خلافت وملوکیت، مطبوعہ ادارہ ترجمان القرآن، اچھرہ، لاہور۔ ۱۹۷۵ء۔ ص۔۲۶۷

4۔الموفق، احمد المکی، المناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ، دائرۃ المعارف، حیدرآباد دکن، ۱۳۲۱ھ، ج۱، ص۲۶۰؛الکردری، البزاز، محمد بن محمد بن شہاب، المناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ، دائرۃ المعارف، حیدرآباد ۱۳۲۱ھ، ج۱، ص۲۵۵

5۔ عزان، محمد یحییٰ سالم، الامام زید بن علی شعلۃ فی لیل الاستبداد، المطبعۃ دار الحکمۃ الیمانیۃ۔ صنعاء، اطبعۃ الاولی، ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۹ء، ص۱۰۰؛اردکانی، سید ابو فاضل رضوی، شخصیت و قیام زید بن علی، مطبوعہ حوزہ علمیہ، قم، ایران، ص،۳۳۶، ۳۳۷

6۔شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، تحفہ اثناء عشریہ، اردو ترجمہ دارالاشاعت کراچی، سنہ اشاعت ندارد۔ ص۴۸؛ مودودی، سید ابوالاعلیٰ، خلافت وملوکیت، مطبوعہ ادارہ ترجمان القرآن، اچھرہ، لاہور۔ ۱۹۷۵ء، ص۲۶۷؛نوری، شیخ حاتم، زید بن علی ومشروعیۃ الثورۃ عند اہل البیتؑ، موسستہ دائرۃ المعارف الفقہ الاسلامی، قم، ص۶۷

7۔الاصفہانی، ابوالفرج، مقاتل الطالبیین، تحقیق محمد حسن محمد حسن اسماعیل، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۲۰۰۷ء، ص۸۲؛ محلّی، حمید بن احمد بن محمد، الحدائق الوردیہ، داراسامۃ، دمشق، ۱۹۸۵ء۔ (فی مناقب زید بن علی) ص۱۶۔

8۔ مودودی، سید ابوالاعلیٰ، خلافت وملوکیت، مطبوعہ ادارہ ترجمان القرآن، اچھرہ، لاہور۔ ۱۹۷۵ء۔ ص۔۲۶۷ الموفق، احمد المکی، المناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ، دائرۃ المعارف، حیدرآباد دکن، ۱۳۲۱ھ، ج۱، ص۲۶۰؛الکردری، البزاز، محمد بن محمد بن شہاب، المناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ، دائرۃ المعارف، حیدرآباد ۱۳۲۱ھ، ج۱، ص۲۵۵

9۔الموفق، احمد المکی، المناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ، ص۲۶۰؛الکردری، البزاز، محمد بن محمد بن شہاب، المناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ، ص ۲۵۵

10۔ایضاً الموفق، ج۱، ص۔۲۶۱؛ عزان، محمد یحییٰ سالم، الامام زید بن علی شعلۃ فی لیل الاستبداد، المطبعۃ دار الحکمۃ الیمانیۃ۔ صنعاء، اطبعۃ الاولی، ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۹ء، ص۱۰۰؛ الکردری، البزاز، محمد بن محمد بن شہاب، المناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ، دائرۃ المعارف، حیدرآباد۔ ۱۳۲۱ھ، ج۱، ص۲۵۵

11۔ابوزہرہ، شیخ محمد ابوزہرہ، الامام ابو حنیفہ: حیاتہ وَعصرہ۔ اَراء وَفقہ، الطبع وللنشر دار العربی الفکر، قاہرہ، ۱۹۴۵ء، ص۳۶؛ حقانی، عبدالقیوم، دفاع امام ابو حنیفہ، مطبوعہ القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوھریرہ، نوشہرہ، جنوری ۲۰۰۷ء، ص۲۴۰؛ حسین کریمان، سیرۃ وقیام زید بن علیؑ، مطبوعہ شرکت انتشارات علمی وفرہنگی، طہران، ص۲۹۴

12۔سیرت النعمان۔ شبلی نعمانی، مطبوعہ دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی۔ ص،۴۴، ۴۳۔

13۔ طبری، محمد بن جریر، تاریخ طبری، مطبوعہ موسستہ الاعلمی، بیروت، ۱۸۷۹ھ، ج۴، ص۳۰۸؛الدینوری، ابو حنیفہ احمد بن داؤد، اخبار الطوال، مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ، قاہرہ، مصر مطبعۃ: ۱۹۶۰ء، ص۲۵۰، ۲۵۱؛ابن اثیر، محمد بن محمد، الکامل فی التاریخ، دار صادر، بیروت، ۱۹۶۶ء، ج۴، ص۵۱، ۵۰

14۔ محلّی، حمید بن احمد بن محمد، الحدائق الوردیہ، داراسامۃ، دمشق، ۱۹۸۵ء، (فی مناقب زید بن علی) ص۱۶، عزان، محمد یحییٰ سالم، الامام زید بن علی شعلۃ فی لیل الاستبداد، المطبعۃ دار الحکمۃ الیمانیۃ، صنعاء، الطبعۃ الاولی، ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۹ء، ص۱۰۰؛بلگرامی، اولاد حیدر فوق، آثار جعفریہ، مطبوعہ مکتبہ کاظمیہ، شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔ سنہ اشاعت ندارد، ص۲۳؛ الشافعی، امام محمد ابن طلحۃ، عمدۃ المطالب، مطبوعہ قاہرہ، ص۱۸۹۔ سنہ اشاعت ندارد۔ ابوزہرہ، شیخ محمد ابوزہرہ، الامام ابو حنیفہ: حیاتہ وَعصرہ، اَراء وَفقہ، الطبع وللنشر دار العربی الفکر، قاہرہ، ۱۹۴۵ء، ص۳۷۔

15۔الاصفہانی، ابوالفرج، مقاتل الطالبیین، تحقیق محمد حسن محمد حسن اسماعیل، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۲۰۰۷ء، ص۱۸۳